

بیت اللہ تعالیٰ کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اپنی مرضی سے چاہے اور ہر ایک کو اپنی مرضی سے چاہے

WEEKLY BADR GADIAN



۱۹ شماره  
شرح چندہ  
سالانہ ۷/- روپے  
شش ماہی ۳/-  
ماہانہ ۸/-  
خانہ پرچہ  
ہائے پی

۱۹ شماره  
ایڈیٹریٹ  
محمد حفیظ بقیہ یو ری  
نائب  
فیض احمد مجسراتی

### اخبار احمدیہ

قادیان اور سیما رسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اٹھارہ ائمہ اللہ تعالیٰ نے بفرہ الہیہ کی نعمت کے متعلق اللہ تعالیٰ میں شانہ شدہ سرمدی ہونے کے بعد کی ڈاکٹری رپورٹ سطر ہے کہ:۔۔۔  
کل حنفیہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

اجاب حضور کا صحت کا مل قابلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں تاویان اراحتی۔ محرم صابزادہ مرزا زبیر احمد صاحب کی نام طبیعت بضرقتا ہے اچھی سے زخم بند زخم بند ہو رہے ہیں سر کے زخم سے پچی آڑی ہے بازو پٹی سے قائم ہے جو ابھی ترمیم دی روز بند آتا رہا ہے کچھ زخم صابزادہ صاحب مولیٰ طور پر پل بند کر سکتے ہیں تاہم کمزوری ہوتی ہے۔ اجاب محرم صابزادہ صاحب نے صحت یاب ہونے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔  
محرم صابزادہ صاحب کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہاں دعیاں بند فرمائیں گے یہ ہے۔ الحمد للہ۔

۱۳ مہرت ۱۳۲۴ھ ۱۲ اش  
ار محرم ۱۳۸۵ھ سوری  
۱۳ مہرتی ۱۹۲۵ھ

## ملفوظات پیر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میر کے لئے جو لوحت یا گواہی ہے وہ سچ ہے کہ رسول کہیں کا نہیں اور پاک انسان کی توہین کی جاتی ہے

عیسائی بھی ایسے ہی آدمیوں میں سے تھا۔ ہر لوگ کسی صداقت کا سمیت میں کائنات زانہ نہیں گزارے اور طرح طرح کی توہینوں کے امیر اور پابند ہو کر اپنے مذہب اور ایمان میں قیمتی چیز کے بدلے خرید لیتے ہیں۔  
خزینہ بر سے دشمنوں اور مخالفوں کی تعداد ابھی ایسی خطرناک پیدا نہیں ہوئی جس قدر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن اسلام میں سے بھلا کر پیدا ہو گئے ہیں۔ صہ قرظ علی اور عماد الدین وغیرہ نے کونسی کسرتی رہی ہے۔ سادریں تو بچ کر نسا ہوں۔ اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ مجھے اپنے دشمنوں اور اچھے توہین اور تعظیم کا تو کبھی خیال نہیں ہے میرے لئے جو لوحت یا گواہی ہے اور حال خاطر کا موجب ہمیشہ رہا ہے وہ یہ ہے کہ رسول کہیں سے اللہ صلی وسلم سے کابل اور پاک انسان کی توہین کی جاتی ہے۔ اس عداوتوں کے سرکار سرسار صدق کو کاذب کہا جاتا ہے یہ امر ہے جو میرے لئے ہمیشہ تم کا باعث رہا ہے۔ اس لئے میں اسی بنسکریں رہتا ہوں کہ اس مراد پر دست توہم کے ذہن اور سحر کو کھول کر ایسا دکھایا جائے کہ سب کھل کھل کر دیکھیں یہ کل مجھے خیال آیا کہ یہ سوغرد کے کام میں یکسر المصلیٰب تو آیا ہے۔ پر بقتل الخنزیر کیوں آیا ہے تو یہ سبھی سمجھ میں آیا کہ یہ نفسی عداوت کے طور پر آیا ہے۔ وہ لوگ جو مرتد ہوئے ہیں ان کے مادے بڑھ کر شراب تھے۔ اس لئے ایسے بافقاں بھی ان کو پیش آتے گئے یہاں تک کہ آخر مرتد ہو گئے۔ اور صحت اپنے نفس کے غلام ہو کر زندگی بسر کرنے لگے؟

### یوم خلافت

جماعتوں میں ۱۲ مہرتی کو جلسے منعقد کئے جائیں  
مورخ ۱۲ مہرتی کو یوم خلافت کی تقریب ہے۔ جماعتیں اس روز شاندار طریقے منعقد کر کے خلافت کی اہمیت، خلافت کی برکات، خلافت احمدیہ سے الہیہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کے انعام و انعام، سکریں خلافت کا انجام، خلافت تالیف کے عہد سعادت کے کارنامے اشاعت اسلام، عالمگیر تبلیغی نظام، فقید المثال روحانی و علمی لٹریچر پر روشنی ڈالی جائے اور جنوں کے انعقاد کی رپورٹیں نظارت و دعوت و تبلیغ میں بجاوائی جائیں۔  
ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ہم کو گواہ ہوتا ہے جیسی کہہ سکتے ہیں۔ کوہیا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ سو لیا کہ مرہ برس کی عمر سے عیسائیوں کی کتابیں پڑھتا رہا ہوں۔ سکا ایک طرف انہیں کے سلسلے بھی ان اعتراضوں نے میرے دل کو مذہب یا مانتا نہیں کیا اور یہ صحت حد الفاظ کے لفظی سے نہیں ہوں ان کے اعتراضوں کو بڑھتا جاتا ہوں اسی قدر ان اعتراضوں کی ذمت میرے دل میں سما جاتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور عظمت سے دل عطرت کے شیش کی طرح نظر آتا ہے۔ جس نے یہ بھی خود کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جس پاک لفظ پر یا زبان شریف کی اس آیت پر عرض افوں نے اہل زبان کیا ہے۔ مہاں کی حقائق اور حکم کا ایک خواہ نظر آیا ہے جو کہ ان بدہن اور شبلیہ طینت مخالفوں کو عقیدت بخشنے سے  
سزا انسان کامل مرمن اور عقیدت نہیں ہوتا۔ جب تک تقاریب باقرے سے متاثر نہ ہونے والی فطرت حاصل نہ کرے اور یہ فطرت نہیں ملتی جب تک اس شخص کی لوحت میں نہ رہے جو گنہگار نہ ہو اور وہ ایسے دلانی کے واسطے آیا ہے۔ جس میں تک کوہ اس متاع کو نہ لے لے اور اس خلیل نہ ہوجائے کہ مخالفوں کا اس پر کچھ بھی اثر نہ ہو۔ اس وقت تک اس پر حرام ہے کہ اس صحبت سے الگ ہو۔ کیونکہ وہ اس بچہ کی مانند ہے جو ابھی ماں کی گود میں ہے اور صرف دودھ ہی پر اس کی پرورش کا انحصار ہے پس اگر وہ جو ماں سے الگ ہو جائے تو انی الفور اس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح اگر وہ عقیدت سے علیحدہ ہوتا ہے تو خطرناک حالت میں جا پڑتا ہے پس بچا ہے اس کے کہ وہ سردوں کو درست کرنے کے لئے کوہنسن کر سکتا ہو خود اٹل متاثر ہو جاتا ہے۔ اور اردوں کے لئے بھوکے کا باعث بنتا ہے۔ اس لئے ہم کو دن رات، صبح اور افسوس بھی ہے۔ کہ لوگ بار بار یہاں آئیں اور دیر تک صحبت میں رہیں۔ انسان کالوں جو نے کی حالت میں اگر ملاقات کر دے اور جس طرح سے دیکھ لے کہ تو تھا ہو گیا ہوں تو اس وقت اسے سزا ہو سکتا ہے کہ کائنات کو کر دے کیونکہ عہد ہو کر بھی شراب ہی ہوتا ہے۔ لیکن جب تک کوہیا سے خطرناک حالت میں ہے دیکھو اس قدر لوگ جو عیسائی ہو گئے ہیں جن کی تعداد سنیں لاکھ تک پہنچی ہے۔ میں نے ایک لفظ کے ٹیکس کا خلاصہ بڑھا لکھا۔ اس نے بیان کیا ہے کہ ہم عیسائی کے لئے کر چکے ہیں۔ تو یہ لوگ اس فہم کے تھے جو سردوں کے خلاف سے متاثر ہو گئے۔ اور ایمان کمزور ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اپنے مذہب کو باقت سے چھوڑ بیٹھے۔ اور عیسائیت کو قبول کر لیا۔ اور سراج الدین

# حکومت وقت اور جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ ایک روحانی اور تبلیغی جماعت ہے۔ خدا کے فضل سے عالمگیر دوست باعث اب اُسے ایک ہی الاقرائی بیعتیت ملان ہوئی ہے۔ چونکہ اس جماعت سے تعلق رکھنے والے حضرت برصغیر مندو پاکستان میں نثریت سے موجود ہیں۔ لیکن دنیا کا کوئی خط ایسا نہیں جس میں اس جماعت کے ساتھ وابستگی رکھنے والے افراد نہ پائے جاتے ہوں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مختلف ملک میں رہنے والے وہاں سے بعض مقامات پر بعض احمدی افراد کے سامنے اس قسم کے سوالات پیش کیے جاتے ہیں کہ ایک طرف آپ اپنے تئیں حکومت وقت کے لوہے اور ارکانِ اطاعت گناظلم کرتے ہیں تو دوسری طرف اپنے رومانی پیشوا اور امام سے بھی عقیدت و اطاعت گزار می کا دم لہرتے ہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں جبکہ جماعت کو مختلف الحماقات حکومتوں کے ماتحت رہتی ہے ایک جگہ کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔

اس لئے سب سے پہلے ضروری اس بات کو اچھی طرح فرمائیں کہ لیتا چاہیے کہ جماعت احمدیہ کو دنیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کا مولد اور امت ہے۔ یہی ایک احمدی کے لئے صحیح و قابل عمل شریک کتاب قرآن ہے جو ایک مسلمان کے لئے اور یہی مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مسلمان پر لازم رکھنا ہے۔

یہ سنگ جماعت احمدیہ موجودہ زمانہ کے امامِ حنن مرزا غلام احمد صاحب ذوالقربی و کرب کا ایک نئی یقین کرتی ہے۔ سیکرٹری جنرل جی جی یو، صحیح احمدیہ کے نام اور اس کا بانی ہے اس سے زیادہ نہیں۔

پس جماعت احمدیہ کی حکومت وقت کے متعلق وہی تعلیم ہے جو اسلام نے آج سے چودہ سو سال پیشینہ کیا اور جسے قرآن شریف کہ اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاِذْ اَلَا اَمْرًا مِنْكُمْ  
یعنی اسے سلاماً واپنا مارتی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول اور حکام وقت کی اطاعت کرو۔ پیغمبر و حضرت مراد کلمات طاعت علیہ وسلم اپنا وہ قدان نمونہ خار سے سامنے موجود ہے کہ آپ نے تیرہ سال کی عمر میں گیارہ برس کی عمر تک اس کو اپنا خدا و حکومت زندگی میں اس قسم کی حکومت قائم فرمائی کہ حکومت کی اطاعت ہی تمہارا حق ہے ان کے لئے اور ان کے اقتد آپ کو دین اس میں ذرا سا کوتاہی نہ ہونے چاہئے لغوات ایستادہ کرنے کے وہاں سے ہجرت کرنی اور

### طاعت اللہ اور اطاعت اللہ رسول

خدا کا امر پسند کرنا اور نہی کو نفرت کرنا اور اللہ اور اس کے رسول اور حکام وقت کی اطاعت کرنا۔ جماعت احمدیہ کی جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جب سنگھ لائٹ ریٹرن ہوئے تو آپ نے پہلے یہ صلی ہی ایک خط لکھا جس میں حضرت حکومت وقت کی اطاعت و فرمانبرداری دل و جان سے کرنے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ فیذا ان کے اظہار سے ہی اپنی جماعت کو ماتحت فرمایا جو حکومت وقت کے خلاف ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:-

تو کجا باقی ایسی ہو گی کہ انسان منہ سے نکالی دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ

اظہار رائے سے نہیں کہیں لیکن ہمیں بائیں نقصان دہ ہوتی ہیں اس لئے تمہیں ہاتوں میں اور خیالات کے اظہار میں محتاط رہنا چاہیے جس وقت کہ کوئی شخص احمدی منہ سے کہے تو اس کو اپنے بیٹے خیالات تریان کرنے ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ موعود صلیہ السلام نے مجھے کہا ہے کہ سوائے میری جماعت کے اور کوئی جماعت کو غرر نہ کلام دنا اور نہیں کہے گی۔ سب سے پہلے دیکھو کہ تمہارا کلام باہن رہنا ہی نہیں بلکہ ایسے خیالات اور باتیں ہیں جن کے اظہار سے کوئی غرر نہ کلام ہی نہیں بلکہ سب سے پہلے ہوتا ہے اور پھر پھر پھر پھر ہے تم ایسی باتوں سے لگ کر رہو۔ میں ہی کو غرر نہ کلام کے خیالات بات ہوتی ہیں؟

خطیبہ جومر، دسمبر ۱۹۷۳ء، جو ارضیات محمود صفحہ ۱۲

اسی طرح آپ نے ایک مرتبہ ایک سوال کے جواب دیتے ہوئے اصولی رنگ میں اس معاملہ پر ان الفاظ میں فرمایا تھا: "میرا اصل یہ ہے کہ جو حکومت ہو جس ملک میں قائم ہوگی وہی اس کے ساتھ دنا دار رہنا چاہیے۔ اور اس میں اگر کچھ خرابیاں ہیں تو اس کے سامنے کھڑا کرنا اور اس کے خلاف اس کی اصلاح کی کوشش کرنا چاہئے۔ . . . ہم ہم اپنے اصل کے ماتحت رہنے کے لوگوں کو کہیں گے کہ وہ ایسے ملک کی نذر خواہی کریں۔ اگر ہمارا اصل دنیا میں قائم ہو جائے تو نہ تو دنیا سے لڑائی بند ہو جائے؟"

والفضل علی جمہوری ۱۹۷۳ء  
اسی پر میں نہیں بلکہ جب ہمارا ملک آزاد ہوا اور ایک بڑی بڑی حکومت مافی ارضی اور ملک ہندو ایک ایک اور ذمہ دہنوں کو تسلیم کرنا تو حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس بات کا اعادہ کیا اور صرف ان الفاظ میں جماعت احمدیہ کی حکومت وقت کے لئے اطاعت گزار کی کا اظہار فرمایا۔

ہم آن کے اٹھے سچائی کو جو قرآن کریم میں ہمارا ہارسا ان کا کما حقہ ہے نہیں چھوڑ سکتے۔ جو جو شخص اس حکومت میں رہتا ہے۔ وہ اس کا فرمانبردار ہے۔ اور اس کے ساتھ چوری طرح کلماتوں کے اور اگر کسی وقت وہ یہ کہتا ہے کہ وہ اپنے مذہب اور اخلاق کو قائم رکھنے ہوئے اس ملک میں رہ نہیں سکتا، تو اس ملک سے ہجرت کر جائے۔ اگر . . .

ملک کی حکومت اس کو جبرن نہیں کرنے دے۔ تو وہ پھر آزاد ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے جو بھی ذمہ بخشا ہوا ہے اس سے کام لے لے سکتے ہیں اپنی آزادی کی حد و حدود کے ساتھ جب کا کنگ کو رشتہ کے خلاف کھڑی ہوئی تھی تو اپنی اصول کی وجہ سے یہ نے کنگ کی مخالفت کی تھی ورنہ یہ کنگ کا دشمن نہیں تھا۔ ملک کی آزادی کا دشمن تھا۔ کنگ کے لئے کئی لکڑی مرے واقف تھے۔ اور بعض وقت بھی اور مختلف وقت میں مجھ سے لڑا اور خیالات کرتے رہتے تھے۔ وہ مانتے تھے کہ وہ اسے اتارنا ہے۔ یہی کہیں ملک کی آزادی کا ان سے کم نہیں تھا۔ مجھے ان سے اختلاف صرف اس طرح ہوا کہ بعض وقت اسے جو سے نزدیک کی حکومت کے پھانسی پر لٹا دینا چاہئے۔ جو کچھ اس نے اس وقت کہا تھا آج پاکستان اور ہندوستان میں لفظ لفظ صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ حکومت کے ایسے ایسے اعمالوں کے ساتھ جاتے ہیں۔

شرائیکوں کی جاری ہی اور ملک میں رہتے ہوئے انتشار اور اختلاف کے سلمان پیدا کئے جاتے ہیں۔ جو کنگ کے زمانہ میں اکثر نہایت اسی باتوں کی اجازت نہیں دینا تھا کہ اس طرح ہوگا کہ خود حکومتوں کے قائم ہوجانے کے بعد پاکستان میں ہندوستان میں یہی ایسی باتوں کی اجازت دے دیتا۔ چنانچہ پہلے یہ ہندوستان میں پیدا ہوا ہے اس نے اپنی جماعت کو یہ حکم دیا کہ وہ حکومت وقت کی پورے طور پر بے پروا نہ ہو کر اور موجودہ واریاں حکومت کی طرف سے شہزادوں پر عائد کی جانے والی ان ذمہ داریوں کو باہر تاری سے ادا کریں۔ یقیناً یہ تعلیم یا کتابت اور ہندوستانی حکومتوں کی نظر میں ایک لغت خبر نسبتاً ہی مانی جاتی ہے۔

گواندو کس ہندوستان میں ایسی باتیں کیا گیا اور وہی حکومتوں نے اس لئے فرما دیا کہ ہندوستان کی صورت میں ان کے ملک کو حاصل ہوا تھا۔

جماعت احمدیہ کے لئے ایک ملک کے لئے ایک جماعت جو ہر وہ دنا واری اور اصلاحی کے ساتھ اپنے ملک کی حکومت کے ساتھ لڑاؤ کر کے وہ انصاف اور

دل کے لئے قرآنی فریاد دینی ملاحظہ

# اللہ تعالیٰ تمہارے ماتحتوں دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے

## خدا تعالیٰ نے عابث کو اور ہر لحاظ سے اپنے آپ کو ان تغیرات کے لئے تیار کر دیا

### سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معرکہ الآراء تقریر

۱۹۰۲ء میں مجلس مشاورت کے موقع پر جبکہ اہم دوسری جنگ عظیم ختم نہیں ہوئی تھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو نہایت اہم اور ایمان احمدیہ تقریر فرمائی تھی اس کا ایک حصہ انادہ اخبار کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

#### سورہ کہف میں

ذکر آتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھی کے ساتھ جا رہے تھے کہ انہوں نے ایک دیوار دیکھی جو گڑھی تھی۔ انہوں نے دیوار کو بڑھائی جرت کے دورہ کھڑا کر دیا۔ اور اس کے لئے محفوظ کر دیا پھر اللہ تعالیٰ اس سردت میں مبتلا سے کہ دیوار کو مضبوط بنا دیا۔ یہ حکمت تھی کہ اس کے نیچے دو بیٹیم چون کا خزانہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ثابت تھا کہ جب تک وہ نیچے جان نہ موبو جائیں ان کا خزانہ دیوار کے نیچے محفوظ رہے۔

موجودہ حالت بھی ایسی ہی ہے مگر ہاں تو دیوار ہانے سے منازعہ محفوظ رہا تھا۔ اور یہاں دیوار ہی گرنے سے منازعہ محفوظ ڈالتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان دنیاوی شہادتوں کو گرا کر دیا ہے۔ مگر جو بے ایمان کہہ کر وہ بھروسہ تمام عملاتوں کو گرائے ان کو صحت آہستہ گرا رہا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کے سر و پا کی عمارتوں کی تعمیر ہے وہ خدا تعالیٰ کے بے اختیار ہنگام کا ہی اس وقت پڑھ رہے ہیں۔ اور اپنی تعلیم کے طریقہ نہیں ہوتے ہیں۔ اگر آج تمام عمارتیں بچھو کر جائیں تو چونکہ وہ لوگ جنہوں نے کئی عمارتیں کھڑی کر لی ہیں۔ ایسی ہی

#### تعلیم کی تکمیل

نہیں کر سکتے۔ اس لئے خلاصہ جائے گا۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ ان دیواروں اور مکانات کو گرا رہا ہے۔ آج ایک دیوار گرا رہا ہے تو کئی دوسری دیوار گرا کر رہی ہے۔ آج ایک عمارت کو گرا رہا ہے تو کئی دوسری عمارت کو گرا رہا ہے۔ آج ایک کمرے کو گرا رہا ہے تو کئی دوسرے کمرے کو گرا رہا ہے۔ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ اور تمام بنیاد دنیا کی تمام عمارتوں۔ دنیا کے تمام مکانات اور دنیا کے تمام کامیابیوں کو گرا رہا ہے۔ انشا اللہ اور اللہ وہ بے باک کر رہا ہے۔ اور اس کا مشن یہ ہے کہ وہ اسی وقت تک ان عمارتوں کو کھنڈوں میں تبدیل کر دے

جب تک خدا تعالیٰ کے کالج میں جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ ان کالج سے تعلیم حاصل کر کے فارغ نہ ہو جائیں۔ یہی ہر دستے جو خدا تعالیٰ کے کالج میں سے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے لئے کھولنا چاہیے۔

یہ تغیر ایک دن ہو گا اور ضرور ہو گا مگر اس وقت سے اس لئے ہو رہا ہے تاکہ وہ لوگ جنہوں نے اس سے ناگوار ہوا تھا اسے پوری طرح تیار ہو جائیں اور خدا تعالیٰ کے کالج میں تعلیم حاصل کر لیں۔ یہی ہر دستہ ایام میں ایک خلیفہ جو ہمیں بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو دنیا کی تمام عمارتوں کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے اور آپ اس دھڑلے میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں تاکہ آپ سب تعلیم سے فارغ نہ ہو جائیں۔ تو ان دماغوں کی جگہ کام کریں جو آج دنیا کو غلط دے رہے ہیں۔ مگر ہم نے دنیا بھٹاکر اسے ایک نئی جہاز بنا دیا ہے۔ یہی تعلیم ہے جو ہمیں تیار کر رہی ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو اب تک دنیا کی تعلیم میں جو لوگ ہر روز دے رہے تھے۔ یہیں تک اس لئے مسلمان موجود نہیں رہا۔ اور جو لوگ ہیں۔ بلکہ مثال بھی ہمیں ہمارے سامنے موجود ہے

#### بہن کئی دہائیوں میں نہیں پڑھا

مگر ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ثابت کیا ہوں کہ دنیا کے بڑے بڑے ماہرین اور اعلیٰ تعلیم کے متبادل میں مسکن اور خاموشی کو سکون میرے لئے اس ثابتیت کے حصول میں جہاں میں مسکن میں نہیں ہوتے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے روحانی علوم سے ہمیں برتری دے فرمائی۔ اور اب میں ایک وسیع تقریر کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ دنیا کی ساری کامیابیوں اور اسلام کی تعلیم پر اعتراضی کرے میں فرما لیا ہے کہ فضل سے اس سے ہرگز میں مسکن اور خاموشی کر سکتا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی کج بحث بردہ ہائیں کرنا چاہتا ہے۔ ایسی صورت میں کوئی بھلا ہر کج بحثی کو دیکھتے ہوئے میں ہی خاموشی ہو جاؤں۔ مگر دنیا کی میدان میں

#### وہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتا

اگر جو لوگ اس گفتگو کو سننے والے ہوں وہ یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ اس کا ہر اعتراض باطل ہے۔ اور اسلام کی تعلیم پر اور انہوں کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ یہ میرا تجربہ ہے اور اس تجربہ کی بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ میں کبھی ایک لوگ کے لئے بھی اس امر پر تردید نہیں ہوتا۔ چاہے وہ کئی لوگ کو کھٹا سکتے اور اسے اپنی شاکر دی میں رکھ کر پڑھا سکتے ہیں۔ دنیا کا بڑے سے بڑا عالم نفس کا ہر آجائے دنیا کا بڑے سے بڑا حساب دان آجائے دنیا کا بڑے سے بڑا فلسفہ دان آجائے اور وہ اسلامی تعلیم کی برتری کو ایسے رنگ میں ثابت کر سکتے ہیں۔ اسے تسلیم کر لیں گے۔ لاکھوں اور اہل اسلام کی تعلیم دنیا کے تمام مذاہب کی تعلیمات سے زیادہ اعلیٰ ہے اور اگر وہ خود

#### تعلیم کی وجہ سے

تسلیم نہ کرے تو اس میں سے حاضرین تسلیم کریں گے کہ بات انہی کا سچی ہے اب دیکھو دوسری دنیا کی تعلیم کو نہیں پھر جب میں دنیا کے کسی بڑے سے بڑے عالم سے نہیں ڈرتا تو جو لوگ تعلیم میں مجھ سے بہت زیادہ ہیں کوئی دوسرے کو وہ خوف کھائیں اور مجھ سے کہ وہ دنیا کو تعلیم نہیں دے سکیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے نئے نئے علوم سکھائے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کو نہ سکھائے۔

#### مذہب صرف اس بات کی ہے

کہ آپ لوگ اپنے اندر انقلاب پیدا کریں۔ اور انہی مرضی خدا تعالیٰ کے مرضی کے مطابق بن جائیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ جماعت کے سامنے علم کا ایک دریا بہا۔ ہر گھمبے انسان کے لئے ہے۔ جماعت نے ان علوم سے ناگوار ہوا ہے۔ انہی نے کوشش نہیں کی۔ اور اگر وہ کوشش کرتے اور خدا تعالیٰ کے عطا کردہ علوم سے ناگوار ہوتے۔ تو انہی نے انہی کے لئے انقلاب کے

بعد دنیا کو روحانی باگ ڈور سنبھالنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے کہ مشن جنگ عظیم سے کہ جس وقت تک اللہ تعالیٰ نے دنیا کو وقت اس کے مختلف حصے میں رکھا ہے۔ اس کا ایک حصہ وہ تقریباً پچھلے ہی ہے جو میں نے آج اس سال جلسہ اسلام پر کیا اور اس کو بھی منظر رکھ دیا جائے تو ایک نہایت ہی مشکل صورت اس انقلاب عظیم کی بن جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے اسلام کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کا ہر حصہ اور وہ اس کا ہر حصہ اور اس کا ہر حصہ ہے جو اس انقلاب کے لئے ہمیں سے شخص کے اندر ہونی چاہیے۔ مگر نہایت سے دستوں نے ان امور کی اہمیت کو نہیں سمجھا اور اس وجہ سے انہوں نے ان باتوں کو یاد نہ رکھا۔ حالانکہ دنیا میں

#### خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آواز بلند کی جاتی ہے

خدا تعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ اس کے مطابق دنیا کے گوشہ گوشہ سے آواز اٹھنی شروع ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں سب سے پہلے انقلاب کا لفظ استعمال ہوا۔ اور جب ہم نے یہ کہنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے تو رفتہ رفتہ ہر ملک اور علاقہ سے انقلاب انقلاب کی آواز اٹھنی شروع ہو گئی۔ یورپ بھی آج بے ملامت کے لئے جیتا ہو رہا ہے۔ اور ہاں دنیا کے گوشہ گوشہ سے آواز اٹھنی ہے۔ ہر انقلاب کے آغاز میں جیسے ہیں۔ یہاں آواز جو آج دنیا کے گوشہ گوشہ اور کوئی گوشہ گوشہ سے اٹھ رہی ہے۔ یہی مسکن ہے کہ آئندہ دنیا میں کوئی بہت بڑا انقلاب پیدا ہونے والا ہے۔ اور چونکہ اس انقلاب میں تک مذہب اسلامی تعلیم کو کھج کر اس میں نہیں کرتے۔ وہ اس انقلاب سے ناگوار ہیں۔ انہیں سمجھنا ہر جماعت میں صرف چند افراد ایسے ہیں جنہوں نے تحقیق سمجھی اور ان کے مطابق وہ کارروائی

کرنے کی حد و پیمانہ کر کے ہے جس پر خدا تعالیٰ کا  
 جہاں ہر بہد کی نام نہ تمام نہیں ہوتی ہیں۔  
 پہلے بھی بار بار کہا ہے اور اب پھر  
 بڑھے زور سے کہتا ہوں کہ دنیا میں  
 مغربیت نے کافی حکومت کر لی ہے  
 خدا تعالیٰ کا مشاہدہ ہے کہ  
**وہ مغربیت کو کچل کر رکھے**  
 جو لوگ ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ  
 مغربیت کا مقابلہ کس طرح ہو سکتا ہے  
 پر وہ قائم رہنا ہوا نظر نہیں آتا۔ مردوں  
 اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو  
 کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ بیچہ جڑیں  
 ضروری ہیں اور اگر ہم ان امور میں مغربیت  
 کی پیروی نہ کریں تو کبھی کامیاب نہیں  
 ہو سکتے۔ وہ لوگ یاد رکھیں کہ وہ اپنے  
 ان افعال سے اسلام اور احبیت  
 کی کامیابی کے راستہ میں روڑے  
 اٹھا رہے ہیں۔ یہ چیزیں مٹنے والی  
 ہیں۔ مٹ رہی ہیں اور مٹ جائیں گی۔  
 ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے  
 کہ تم مغربیت کے دو درو دیوار اور  
 اس کی چیتوں کو گرانا ہوا دیکھو گے  
 اور مغربیت کے ان کھنڈرات پر  
 اسلام کے عمارت کی نئی تعمیر شاہد  
 کرو گے۔ یہ کسی ان کی بات نہیں۔  
 بلکہ زین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے  
 اور کوئی نہیں جو اس فیصلہ کو بدل  
 سکے۔ بس ہمارے فطرت کا سوال نہیں۔ ہم  
 نے جسے بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی طاقت ہے  
 ہر کار اور شاہد کبھی کہہ سکتے ہیں جو کچھ  
 کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس تیز ناک خدائے  
 و عذرہ کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدوں  
 کے اہل ہونے کا

**ہم اپنی زندگی میں**  
 بارہا مشاہدہ کر چکے ہیں۔  
 ہیں کوئی وجہ نہیں کہ اس مشاہدہ کے  
 بعد ہمارے ایمان میں تزلزل پیدا ہو  
 ہمارے اعتقاد میں کوئی کمی نہ ہو  
 ہرگز دنیا دہ گھمبھوں کے ہیں کہ گناہی  
 کرتی اور اذیت پسینی جوئی ہمارے  
 سامنے آئے گی اور اسے اپنے اس  
 موجودہ نظام کو توڑ کر کھڑے کرے

مخبر سے کہنے کے ایک نیا نظام اسلام  
 کی تعلیم کی شکل میں اپنے لئے مقبول  
 کرنا چاہئے گا۔  
 ہر قسمت ڈرو کہ اگر ہم نے ہر ذہ  
 مغربیت کے خلاف آواز بلند کی تو زلفیوں  
 بغاوت کریں گی یا اگر لوگوں کے دل باپ  
 بغاوت کریں گے۔ ان لوگوں اور ان  
 کے مال باپ کا تو کیا ذکر ہے۔ وہ لوگ جو  
 ان خیالات سے باہر ہیں وہ خود گھٹن کے  
 بل کر گم سے ستانی مانگتے والے ہیں  
 یہ کب نہیں ہو سکتا کہ ہماری عورتیں بے پردہ  
 ہوں اور ہمیں ان کے مقابلہ میں نہ انتہائی  
 شرمندگی حاصل ہو سکے۔ خود ہر اور فطرت  
 اور شہادتی سے اچھا کر دینا چاہئے  
 ہونے ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اور  
 انہیں اقرار کرنا پڑے گا کہ وہ غلط راستہ  
 پر چل رہے تھے۔

**صحیح راستہ وہی ہے**

جو اسلام نے پیش کیا  
 ہر مذہب کا فیصلہ ہے اور اس فیصلہ کے نفاذ  
 کو دنیا کی کوئی طاقت دنیا کی کوئی حکومت  
 اور دنیا کی کوئی بادشاہت روک نہیں سکتی  
 پس تو مت کھلو کہ زمانہ کے حالات اسلامی  
 تعلیم کے مخالف ہیں۔ دلوں کا یہنا اللہ تعالیٰ  
 کے ہاتھ میں ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا مشاہدہ  
 یہ ہو کہ وہ دنیا کو اس رنگ میں نقشہ لٹ  
 دے کہ سب لوگوں نے اپنے ہاتھ میں دو  
 دو ڈکھ لیا ہے جس میں کوئی اور سرور  
 کبھی لے پایا ہو۔ بنے تہ بند باندھے  
 ہوئے ہوں اور کبھی کسی کا نہیں کرواتے ہوں  
 تو یقیناً خدا تعالیٰ نے ایسا ہی کر کے دکھائے گا  
 اور اگر خدا تعالیٰ کا مشاہدہ یہ ہو کہ لوگ تو نہیں  
 رنگ کر کے لنگرٹ باندھنا شروع کر دیں  
 تو ہمارے یقین ہے کہ ایک دن ہی ہر سنگین  
 پہننے والے اپنی چٹلوں کو مٹا جلا کر لنگرٹ  
 باندھنا شروع کر دیں۔ اور خدا تعالیٰ کا  
 مشاہدہ یہ ہو کہ ہر گھمبھوں نے جو بات کہتے  
 ہیں وہ نہایت ہی مقبول سے اور کبھی بھی  
 ذی ہوشی اور عقلمندانہ ان کو تسلیم کرنے  
 سے انکار نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ ایک ان  
 دنیا کی اسی رنگ میں کہا لٹ کر رکھ دے گا  
 در زہم جانتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ یہ فیصلہ  
 کرے کہ دنیا کے تمام لوگ رہنڈوانے  
 لگ جائیں اور بسے جیسے ہوئے ہیں تو یہ  
 لاش پاری ایک دن ہی پھونکے لگ جائیں  
 گے مخم جو بات ہمیشہ کرتے ہیں۔ وہ تو  
 عقل کے لحاظ سے ہی نہیں معلوم ہو جاتی ہے  
 اور اس وجہ سے اس کے تسلیم کوئی  
 شہد نہیں ہونا چاہئے۔ آتہ زین اور  
 آسمان دونوں ان حالات کی تائید میں ہی  
 خالی آسمان کے حالات موافق ہوں اور زمین

کے حالات اس کے موافق نہیں ہیں  
 آسمان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مجرب زین اور  
 آسمان دونوں تائید میں ہوں تو اس وقت ان  
 حالات کے رد ہونے سے کوئی طاقت روک  
 پیدا نہیں کر سکتی۔ ضرورت من اسکا ہنک  
 ہے کہ وہ سنن کو

**اپنے دلوں میں یقین پیدا کرنا چاہئے**

کہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی  
 انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے اور وہ انقلاب  
 خدا تعالیٰ خود کھلا ہے بافقوں سے پیدا  
 کرنا چاہتا ہے۔ نہ تو دیکھو کہ تم کیا جوتم  
 یہ دیکھو کہ زین و آسمان کا خدا کبھی ہر  
 کے ساتھ کبھی ملتا ہوا کبھی ڈرنا ہوا کبھی  
 تیزی کے ساتھ کبھی ہٹتا ہوا کبھی تروپ  
 آرا ہے اور جو ہوں وہ تمہارے  
 قریب آ رہا ہے تم ایک زبردست تھی  
 بننے چکے پھر ہے۔ ہر اچھی ذات میں  
 ایک ہی کا ڈلا ہی مگر ایک تجربہ کار اور  
 ماہرین کے ہاتھ میں جب سچ کا ڈلا جاتا  
 ہے تو وہ اس تلوار سے زیادہ کام  
 کر جاتا ہے جو ایک ناواں کے ہاتھ میں  
 ہوتی ہے جس کے ہاتھ میں ہے  
 آپ کو سچ کا ایک ڈلا تسلیم کر لو۔ تجربہ  
 سچ کا ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آچکا  
 یا آنے والا ہے۔ اور جب یہ ڈلا خدا تعالیٰ  
 کے ہاتھ میں آئے گا تو دنیا کے بڑے بڑے  
 تلے آس سے پانی پاش ہو جائیں گے  
 ان کی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی۔ ان اینٹوں  
 کی مٹی بھی نہیں ملے گی۔ پس

**ان تغیرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو**

اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا میں کرتے رہو  
 اور اپنے اندر یقین اور وثوق پیدا کرو  
 جس دن تمہارے اندر یقین پیدا ہو گیا  
 اس دن تمہارے سارے شک سارے  
 شبہات اور سارے وساوس آپ ہی  
 آپ دور ہو جائیں گے۔ اور تم اپنے آپ کو  
 ترقی کے ایک مضبوط اور بلند زمین پر  
 کھڑا دیکھو گے۔ ہم خدا تعالیٰ کا ایک  
 امور آیا اور اس نے اپنے

**مازہ مجازہ معجزات اور مشاہدات**

ہمیں ہیں ہمارے زندہ خدا کی طاقتوں اور  
 قدرتوں کا مشاہدہ کرنا۔ پھر قرآن  
 موجود ہے جس میں وہ تمام انوار اور  
 برکات پائے جاتے ہیں جو اس نظام اپنے  
 ماننے والوں کے دلوں میں پیدا کرنا  
 چاہتا ہے۔ پھر اس زندہ زمین خدا تعالیٰ  
 نے میرے ذریعہ تمہارے سامنے کئی  
 نشانات ظاہر کئے تاکہ وہ لوگ جنہوں

نے حضرت سید محمد غلام السلام کے زمانہ کو  
 نہیں دیکھا تھا۔ ان نشانات کو دیکھ کر پھر  
 اس یقین پر تیار ہو جائیں کہ ماہر خدا  
 علی ہای زندہ ہے جیسے پہلے زندہ تھا  
 اور وہی ہی طاقتیں رکھتا ہے۔ صحیحاً  
 پہلے دیکھا تھا۔ اپنے اندر قیادت  
 پیدا کر دوں جبکہ کہیں لے تے ہا ہے  
 یہ انقلاب ہونا ضروری ہے اور اس کی  
 ایسی ہی مثال ہے جیسے کبھی کبھی گرا یا جا رہا  
 ہو تو ہاتھ آگے دے کر اس کو کھول دے  
 لو۔ اس وقت وہاں کا تڑپا لٹا گیا  
 تہذیب اور دنیا کا اقتصاد اپنی موجودہ شکل  
 میں تباہ و برباد ہو رہا ہے۔ ممالک و مروت  
 یہ ہے کہ اس میں تم کو حصہ لے رہے ہو  
 یہ وہ چیز ہے جس کی تمہیں کوئی فکر نہ چاہئے  
 اور اسی چیز کا تہا سے ساتھ تعلق ہے  
 باقی جس قدر حصے ہیں ان کی پرواہ نہ کرو  
 اور یہ خیال نہ کرو کہ لوگ ان باتوں کو نہیں  
 مانیں گے۔ اگر وہ نہیں مانیں گے تو خدا تعالیٰ  
 ان کو تباہ کر دے گا۔ لیکن اگر ہم ان تک  
 اسلامی تعلیم کو صحیح طور پر نہیں بھیجیں  
 گے تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جواب دہ  
 ہوں گے۔ پس ان چیزوں کے لئے کوشش  
 کرو اور اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا میں  
 بھی کرتے رہو۔ اس انقلاب کے متعلق  
 ایک انکشاف میں نے اس جلسہ سالانہ کی  
 تقریر میں کیا تھا اور شاید تمہارا حضرت سید  
 موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

**نظام نوگی بنیاد**

ششہ میں الیبت کے ذریعہ کہ دی سے  
 ان مضامین کو پڑھو۔ یاد کرو لوگوں کو نکستہ  
 یہاں تک کہ دنیا کی کھلی ہوئی وحشیوں میں  
 جاؤ۔ ہر وحشی نہیں ہوتا۔ گریڈ کی نگاہ  
 میں وہ زور وحشی سمجھا جاتا ہے۔ یہ نہیں  
 کہتا کہ تم وحشی ہی جاؤ۔ میں نہیں ہوں کہ تم  
 ایسے ہیں جاؤ کہ دنیا تمہیں وحشی مہن گھے  
 اور یہ ایمان کی تکمیل کی علامت ہوتی ہے  
 اور یہ ایمان انسان کی دائمی حیات کا  
 موجب ہوتا ہے۔ لوگ دیتے ہیں تو ہر  
 میں انہیں کوئی یاد بھی نہیں رکھتا۔ خود ان کی  
 اولاد انہیں بھول جاتی ہے مگر وہ لوگ  
 جو خدا تعالیٰ کے لطف میں مناس ہو کر

**ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لیتے ہیں**

وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جاتے ہیں  
 اور ایسے زندہ ہوتے ہیں کہ پھر موت کا  
 ہلکا ان پر نہیں مل سکتا۔ دیکھو حضرت کرشن  
 علیہ السلام خدا تعالیٰ کے نبی تھے وہ  
 آج سے کئی ہزار سال قبل ہندوستان  
 میں مسعود ہوئے تاکہ طرح حضرت  
 رام چندر خدا تعالیٰ کے نبی تھے  
 مگر ان دنوں انبیاء کا نام بظاہر مٹ چکا تھا۔



# وادی پونچھ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

جناب حکیم شیخ حمید اللہ صاحب پبلک سیکولر ایجوکیشن

گزشتہ سال ہمارے ایک دوسرے محکم چوہدری شمس الدین صاحب نے جب بیعت کی تو ان کے گھنگاڑی اور گردن و نواح کے لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر دیا مگر صرف تمام مشکلات اور مخالفت کو برداشت کرتے ہوئے ثابت قدم رہے۔ درمیانی طور پر آں محدث کو تبلیغ کا اہم موقع ملا۔ موضع ۲۶ کوئی گاؤں کے ایک پیر صاحب مولوی غلام احمد صاحب جو کلمہ صفت مزاج ہیں اس گاؤں میں تشریف فرما ہوئے۔ حکیم چوہدری صاحب نے ہاتھ پکڑ کر ناکار کو اس شخص سے اس گاؤں میں ملنے والے خواہش کی کہ پیر صاحب سے تہنید اور خیالات کیا جائے۔ اور عوام تک پیغام حق پہنچا جائے۔ چنانچہ بشورہ محکم فرما کر پیر صاحب ذاتی طور پر جماعت احمدیہ کو پھونکا۔ اور پیر شمس الدین صاحب کے ہمراہ وہاں پہنچا پیر صاحب اور ان کے مرید ایک مقام پر جمع تھے۔ اس موقع پر پیر صاحب کے ساتھ تفصیل ذیل تفسیق و فسادات ہوئے اور سکنے والوں پر اچھا اثر ہوا۔ پیر صاحب نے جس وقت احمدیہ پر پوش ہو کر جماعت کام کرنے والی جماعت ہے۔ اور اس وقت دنیا میں تبلیغ اسلام صرف ہی جماعت سسواں نام دے رہی ہے۔

حاکم اللہ علی ہاں ایہ اللہ تعالیٰ کا نفل ہے۔ لیکن پیر صاحب آپ کا بھی فرق ہے کہ آپ احمدیت کو قبول کر سکیں اور اس ایک جماعت میں شامل ہو کر اسلام کی تبلیغ میں حصہ لیں اور رضائے اعلیٰ حاصل کریں۔

پیر صاحب کو خوش تو ہے اور دوسرے احمدیت کے لوگ پیر صاحب کا مصلحتاً شرع کر رکھا ہے۔ چنانچہ اختلافی مساعی ہی ہو جا رہے اور میانہ روک رہے۔

انہوں نے قرآن کیم اور حدیث و انبیاء کے دلائل میں جھٹکیا جانے لگے تاکہ حق کو قبول کرنے میں مزید تاخیر نہ دے۔

پیر صاحب سے آپ کے پاس کلامی ثبوت ہے کہ مراد صاحب سے ہیں؟

حاکم اللہ امور و آفات کی عداوت کو تین طریقوں پر دیکھا جا سکتا ہے۔

اول۔ جس شہادت کو جس کی ضرورت

ہے؟

درم کے گیارہ آنے والے موقع کے متعلق سابق انبیاء علیہم السلام کتب اور قرآن پر اور احادیث میں بیگزین موجود ہیں اور کیا آنے والا موجودان ہیں؟

پیشہ گوئیوں کا مصداق ہے؟

سرمیکہ کیا نشانہ است آسمانی ثابوت الہی اور مکالمات و معانیات کا سلسلہ وہی کے شاہد حال ہیں؟

چنانچہ اس شخص میں خاکہ ہارنے حالت زمانہ پیش کرتے ہوئے پیر صاحب اور ان کے مریدوں سے ایسے ہی کہ انصاف کو روکے تباہی کی کیا یہ شیخ موجود کے طور پر وقت نہیں؟ چنانچہ حضرت مسیح عروج و ندرت اسلام نے فرمایا ہے۔

وقت تھکا تھکا تھا۔ کجا دکھی اور کجا وقت میر میں تھکا تھا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا کیوں جب کرتے ہو گئے ان گناہوں کو خیر نور سنی کا دم بخور ہے پیر بابا پیر احمد احداث السام جاہد ایچ ہار اللہ پیر شمس الدین زین آہ نام کا مگر کھڑے طریق و روش کو مدحت کرتے ہوئے مصلح ربانی کے طور کے بارہ میں سابق پیشہ گوئیوں بدلان پیش ہیں۔ ناکار نے کہ ایک حضرت مسیح موجود علی الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انبیاء کو امام کے متوقد پیشہ گوئیوں ہیں۔ سے یہ ایک پیشہ گوئی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

(یہ ختمی حق تباری)

مکہ مصلب یہ ہے کہ یہ موجود در زمانی طور پر میری محبت میں میرے حق میں انسان خود کو جو جاسکے کہ گویا میرے دنگ میں لیکن ہرگز میرا جو دہا ہو گئے۔ جب کہ کام عسارہ ہے۔

نوشہ توفیق تو ہم شہد ہی میں شرم تو ہاں نہ ہی تاکہ نہ گویدوا ان من دیکم تو دیکری خاکہ بنے حضرت مسیح موجود علی الصلوٰۃ والسلام کے پیچہ چنیدہ اشعار غزلی فارسی اور دو جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں معلوم ہوا تو نے بیان فرماتے ہی پڑھ کر سنا ہے۔ میں کہ پیر صاحب اور ان کے مریدوں پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ پیر صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں ناکار نے فرمے پیر صاحب۔ اگر حضرت مرزا صاحب کے ہیں تو ان کی مخالفت نہیں ہوتی۔ اور لوگوں نے قبول کیوں نہیں کیا؟

حاکم اللہ۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ چلتا ہے کہ ایک کوئی بھی مذاق اعلیٰ کا ہی نہیں گذرا جس کی مخالفت نہ ہوگی۔ ہزاروں اصل مخالفت ہمارے ہاں ہے۔

عدالت کا دلیل ہے

پیر صاحب سابق مذہب میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق تفسیر وادی

بہت بچہ ہو شعوبہ ہے سے

یہ از نہ البقیہ مجموعہ مسلم

گر گنہ میں بود بخداست کا

تیسہ طریق ہاں اور ہاں کے کہنے کا

تا سید امی و نشانات اور مکالمات و ملت بائد ہے۔ اس شخص میں ناکار نے زمانت کے ساتھ دلائل پیش کئے۔ اور حضور اندس کا پیشہ گوئی پیش کیا ہے

ہے کوئی کاذب ہاں میں لادگو کو چہ فکر ہر جس میں کہ تا نیک ہی ہوں ہاں ہاں ہاں خاکہ ہارنے موجودہ عذاب اور مصائب کے ناؤں جو ہونے کا بھی وہ حضرت مسیح موجود علی الصلوٰۃ والسلام کے حکار کی ہاں ہے۔ اور حضور اندس کا پیشہ گوئی بڑھا ہے

نیکوں غضب ناک لاکہ سے دیکھ ناظر ہو گئے ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ نے نکلے خاکہ ہارنے کیا کہ یہ جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے صورت حضرت مسیح موجود علی السلام کی صداقت کو آشکار کرنے اور آپ کی تائید میں اللہ تعالیٰ کے نشانہ ہیں۔ خاکہ ہارنے حضرت مسیح موجود نے مذاق اعلیٰ کے مہلک ہزار حضرت اندس کو غالب حکم کے فرمایا۔

میں تیرہ تبلیغ کو زمین کے ان دنوں تک پہنچاؤں گا

"دنیا میں ایک نذر کیا پر دہانے اس کو قبول نہ کیا لیکن مذاق اعلیٰ اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کا پچھانی اظہار کرے گا"

میں تجھے ذکی لڑکاؤں گا

دغیرہ بیٹ گھوٹیوں کا پورا ہونا احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے اور حضرت مسیح موجود علی الصلوٰۃ والسلام کے ماوراء من اللہ ہونے کا نذرہ نشانہ ہیں

پیر صاحب اور اس کے مریدوں پر گہرا اثر ہوتا ہے کہ پیر صاحب نے یہاں تک کہ دیکہ حضرت مرزا صاحب عاشق خدا عاشق رسول ہیں مگر دنیا کی سچ وہاں تک نہیں کہ اس مشکل وجہ تو کوشاں ہتھیاریں

پیر صاحب نے مسلمان دیکھ کر ان سے بھی کہے ہیں کہ وہ اب میں ناکار نے فرمے پیر صاحب۔ اگر حضرت مرزا صاحب کے ہیں تو ان کی مخالفت نہیں ہوتی۔ اور لوگوں نے قبول کیوں نہیں کیا؟

حاکم اللہ۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے یہ چلتا ہے کہ ایک کوئی بھی مذاق اعلیٰ کا ہی نہیں گذرا جس کی مخالفت نہ ہوگی۔ ہزاروں اصل مخالفت ہمارے ہاں ہے۔

عدالت کا دلیل ہے

پیر صاحب سابق مذہب میں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق تفسیر وادی

کھائے کہ وہ زندہ آسمان پر ہیں اور نازل ہوں گے اس کتاب کے پاس کیا جواب ہے؟

حاکم اللہ۔ یہ سب مفروضوں کی آڑ میں ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایسے علماء ہاں فرمت طوطی کی بیعت کی دلائل دیتے ہیں۔ وہاں وہ اپنے تصور علم کے سبب انبیاء علیہم السلام پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں جن کی تفصیل موقد کے مطابق حاضرین کو سنانا چھی اس کے بعد خاکہ ہارنے سامعین کو نیک حضرت سے اپنی کرتے ہیں کہ نہ انکا اپنے تئیں کہ ایسی باتیں ایک مومن پنج زبان سے نکال سکتا ہے اور کیا ہاں نہیں کس بات کی اعانت دیتی ہے کہ ہاں باتوں کو بیخ تمسک کرے جہاں یہ باتیں درج ہیں اور عقل ان باتوں کو ٹھکرا کر ہے وہاں حیات مسیح کا سلسلہ حیات درج ہو گیا جو قرآن کریم اور احادیث اور عقل کے خلاف ہے پس تمام ایسی باتیں پرفسوں کی طرف سے بیان ہو رہی ہیں قابل اہتمام نہیں۔

پیر صاحب نے بھی زیادہ دراصل میری تحریر میں ان باتوں کو تسلیم نہیں کرتی اور میں تسلیم ان باتوں کو اس قسم کی باتیں کہ ان سے آئی ہیں،

خاکہ ہارنے کہا کہ تین دور پہل بیعت سے آئی ہیں درخت قرآن کریم نے زینار عظیم السلام کو تبلیغ اور مصدق قرار دیا ہے۔ خاکہ ہارنے آری حضرت اندس کے کارنامے اور جفاوت اور میر کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی خدا تعالیٰ کے فضل سے پیر صاحب اور ان کے مریدوں پر اچھا اثر ہوگا۔

ناخرد لٹی ڈاک

درخواستہ دعا

امیر شمس الدین صاحب خانبیکہ گھنگاڑی جا رکھتے۔ مالی پریشانی سے دور رہنے کا عاقبت پیر کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

۱۔ عبدالحق صاحب خادم پٹنہ ٹوٹری ریلوٹ ہون اور اسپر کی صحت اور برون کی دوا فرما کر صحت کاملہ کے لئے فرمائیں

۲۔ اپنے لئے عاقبت پیر اور مالی پریشانی کے دور بہرنے کے لئے

۳۔ نان عبدالرحمن خان صاحب مجدد واد سے اپنے زمانہ کی فی اسے کے امتحان میں مساعی۔ درازی فی خمدار کارو ہاں میں برکت کے لئے

۴۔ ختم محمد احمد صاحب راہی دین دنیا کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

۵۔ حکم حکیم محمد علی صاحب سلسلہ سال تارہاں

# بائبل میں جنائات کے مکاشفین حضرت مومنوں کے خاتم سے متعلق پیشگوئیاں

از مکرّم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان

(۳)

۱۰) اسی نئے ظہر کی آئندہ ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"تو جی اس کی روشنی میں میں یوں جیوں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت کا سامان اس میں لائیں گے اور اس کے دروازے دن کو ہرگز بند نہ ہوں گے اور رات نہ ہو گی اور لوگ تھوڑے کی شان و شوکت اور عزت کا سامان اس میں لائیں گے تو مکاشفین عموماً انہیں ان لوگوں کے لئے ایشوریم و شیم اور یوں کہیں کہیں کے آویڑوں گے اور ان سے پاک ہونے کے متعلق گھبراہٹ۔"

"اس میں کوئی ناپاک چیز نہ ہو گی، شخص جو گھٹو سے کام کرتا ہے جیسا کہ بائبل لکھتا ہے، مرکز داخل نہ ہو گا اور وہی اس کے نام ہے کہ کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔"

رب ملک (ص ۱۰۷)

جیسا کہ میں نے اپرا اشارہ کیا ہے، نئے ظہر پریشانی سے مراد جو حالت احمدیہ کا دارالاجرت ہونے والا ہے جو ہر قسم کی ظہری لغویات و گھٹو کے کاموں سے نکلنا چاہیے نہ وہاں قہر ہے نہ سہمانہ نہ کسی مذکورہ گستاخانہ کاموں اور لغو بیانات کے مرکز جو کلام منقول ہو اور وہ لغو بیانات و کلاموں سے جڑنا ہے۔ اور جہنم سے آتھ دنیا کے بڑے بڑے ظہر قوت ہیں۔ اور جو قوتوں کی کنڈیا کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔ پرانا پرشورم کلیمان لغویات سے ہرگز پاک نہیں۔

ہمارے (۱۲) مضمون یعنی ماہوری پارٹی کے لئے بھی یہ امر قابل توجہ ہے وہ لاہور کو ہنرت ایسے اور دارالاجرت قرار دیتے ہیں۔ مگر نہیں دیکھتے کہ ان کا وہ دارالاجرت سترہ ایسے اور دارالاجرت ان گھٹو کے کاموں سے پاک ہے یا بری طرح ان سے قوت ہے اور اپنے ماحول کے لئے باعث ننگے خار روہ مبارک کے متعلق قرآن لکھتا ہے کہ ان کے کاموں سے پاک ہونے کا ذکر اور فیاض لیکر نابالوں پر مبارک ہے اور وہ بڑے رشک کے ساتھ اسی امر کا ایسا کر کے رہتے ہیں۔ اور بیانات، انجمنات میں بھی آتا ہے جس سے نئے ظہر میں بدباختیاں اور ان کے سامانوں کے آنے کا بھی ذکر ہے اور حضرت مسیح موعود کا الہام مولا علی کا آشاہ تیسرے پوراں سے لوٹتے دھونڈی کے اور وہ بادشاہ آپ کو دکھانے بھی گئے تھے۔"

۱۱) پڑھ کے سمجھا کہ عبرت کرنے والوں کا ذکر بھی اس کشف میں موجود ہے اور اس ذکر کے ساتھ ان کی بعض صفیات سیدہ کا بھی بیان ہے لکھا ہے کہ۔

تو ہرگزوں ہی سے ایک نے چھبے پوچھا کہ یہ سفید جامے پہنے ہوئے کون ہیں اور کہا کہ آئے ہیں میں نے ان سے کہا کہ اے میرے خداوند تو جانتا ہے، اسی نے کہا ہے کہ اب وہی جو اس بڑی عصیت میں سے نکلا کرتے ہیں، انہوں نے اپنے جانے بڑے کے خون سے دھو کر سفید کیا ہے۔ اسی سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں۔ اور اس کے مقدس میں رات دن اس کی حمد و ثناء کرتے ہیں اور جو تخت پر بیٹھا تھا وہ اس خیمہ میں رہتا ہے اور اس کے بعد نہ بھی اس کو کھینک گئے گا نہ پیاس اور نہ بھی ان کو دھب سے تنگی نہ کرے گی کیونکہ جو یہ تخت کے پیچ میں ہے وہ ان کا لنگہ بانی کرے گا۔ اور ان میں آپ حیات کے چہنوں کے پاس لے جائے گا اور وہ ان کی آنکھوں کے سب آئینہ بونچہ دے گا۔ اور مکاشفین مکاشفین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی جو مہنتی ہجرت کی خبر دی گئی تھی، آپ کو بتایا تھا کہ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے جس سے آپ کی نبوت کا ثبوت بھی ہوتا ہے۔ خدا نے آپ کو اس ہجرت کے متعلق جیسا کہ لکھا کہ ضرور ہوگا۔ مگر آپ کی زندگی میں نہیں ہوگا، بلکہ آپ کے بعد ہوگا اور اعلانِ حقیق کے ذریعہ سے ہوگا۔ مثال کے لئے کہ آپ نے بتایا تھا کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کشف دومری خلافت کے زمانہ میں حضرت عمرؓ کے ذریعہ سے پورا ہوا تھا اور قیصر دکن سنی کے خزانوں کی تمغیوں میں تمغیں اسی طرح ہجرت بھی آپ کے بعد غلیظہ ثانی فضل عمر کے ذریعہ سے ہو گی آپ نے یہ عرب الہام کی شہرت میں فرمایا تھا کہ

"انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لکھی ہے جس میں مہنتی کے اپنے زمانوں پر ہوتے ہیں اور بعض لوگوں کو دوسری مہنتی کے ذریعہ سے دوسرے ہوتے ہیں۔ شہداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر کسریٰ کی کہیں ملی تھیں اور وہ مالک حضرت

عمرؓ کے زمانہ میں فرماتے ہیں۔

دیکھو کہ شہادت ہے جس طرح مکاشفین ہجرت کو ایک بڑی مصیبت بتا گیا ہے، اس طرح حضور کو بھی ہجرت کے بارہ میں بہ الہام بتا تھا کہ ہے تو ہماری مگر خدائی امتحان کو قبول کرے۔

پہلا جو شہادت ہی ایسی ہی وقوع ہوا اور پھر سلسلہ غالباً صحیح اور نبوت حضرت مسیح موعود اور صلح موعود کی صداقت کا زبردست اور بین نشان ہے۔

۱۲) انہوں نے ان کے اوصاف و تعداد کے بارہ میں جو انبیا ان کے مکاشفین یہ بھی بتایا گیا ہے کہ

پہلی نے کہا کہ تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بڑے ہیروں پر ہرگز اوصاف کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار اشخاص اسے لکھے ہیں جن کے ماتھے پر اس کا اور اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہے اور ان ایک لاکھ چوبیس ہزار اشخاص کے سوا جو دنیا میں سے خرید لئے گئے تھے کوئی اس گیت کو نہ سیکھ سکا یہ وہ ہی جو عورتوں کے ساتھ آوہ نہیں ہوتے بلکہ کونوارے ہیں یہ وہ ہی جو یہ کے چھپنے چھپنے ہیں۔ جہاں ہیں وہ جہاں ہے وہ خدا دربر کے لئے چلے پہل ہوئے کیواسلئے بڑوں سے خرید لئے گئے ہیں، اور ان کے منہ سے بھی جھوٹ نہ نکلا۔ وہ بے عیب ہیں۔ اور مکاشفین (ص ۱۰۷)

اس عبارت میں جہاں میں بعض انبیا انبیا حضرت عیسا کا ذکر کیا گیا ہے جس سے ایک بارہ ہجرت کے وقت وہ بھی حضور کو لے کر لوٹتے رہیں گے

دوم۔ وہ اپنی بیٹھیں میں دوسروں کی طرح چھٹ سے کام نہ لیں گے اور وہ کچے ٹاٹ کی بنیں گے۔

سوم۔ ان کے ماتھے پر بڑے ہیروں صلح موعود اور اسی کے سب بھی مسیح موعود کا نام ہوگا۔ اور وہ سب ان دونوں کے سب سے چھٹ بنیں گے۔

چہارم۔ وہ بڑے ہیروں زانی پیش کرنے والے صلح موعود کے ساتھ ہجرت کریں گے اور ان کے متعلق یہی ہے۔

پہم۔ انکی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوگی چنانچہ اس قدر مہنتی نے ہجرت کی ہے مگر فانیان کے نکلنے وقت اہل بیغام کی تعداد صرف چھ ہزار تک محدود تھی۔ پھر وہ عملی ترک ناموں کو ہجرت کا نام دینے وقت دنیا نہیں مشہور تھے۔ اور کسنا ان کی تعداد مشرقی بنوایہ سے نکلے وقت لاکھ تھی اور وہ حضرت احمد کے ہمارے ہیں کی تعداد کا اعداد مندرجہ تعداد کے لگ بھگ ہے۔ لہذا اس جماعت کے ماحول دیکھا جاوے اور اس میں کون سا مسلمان ہے۔

۱۳) مکاشفین حضرت مسیح موعود کی طرف اشارہ صلح موعود کے علم تکام اور درمات کے آپ حیات کے دیا ہے اس ظہر میں آس جڑ کے فطیل جاری ہونے کا ذکر بھی آیا ہے لکھا ہے

مجھے تو یہی طرح چھٹا بڑا آب حیات کا ایک دریا دکھانا چاہیے جو خدا اور جہنم کے تخت سے نکلے گا ان شہر کی طرف سے نکلے گی جیسا تھا۔ (ص ۱۰۷)

۱۴) مکاشفین بھی بڑے ہیروں صلح موعود کے خاندان اور اوصاف انہوں نے ذکر کیے ہیں

دیکھا کہ شفا ملنے کا ذکر بھی موجود ہے اور ان میں جو انبیا ان کے موجود تھے ان کی تعداد ہے کہ

"دریا کے واسطہ ذرا دگ کا درخت تھا اس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے، ادبہر چھپنے میں پھلنا تھا اور اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی تھی"

(مکاشفین ص ۱۰۷)

درخت سے مراد خاندان ہے۔ اس کے بارہ قسم کے پھل لے گئے ہیں ان سے قہل بڑے کھانے کے بارہ صلح موعود کے بارہ پھل چھپنے میں جن میں سے ایک دین کے لئے وقت ہے۔ ان کے ذریعہ سے مہنتی نے قوموں کی شفا مقدر کر لی ہے، پتوں سے مراد سنی کے کام ہیں۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں حضرت آدم علیہ السلام اور حوئے کے بارہ میں آیا ہے کہ

طففنا یخضفان من درق الخضر

کہ وہ نکلے اور درخت کے سامانوں کو اختیار کرنے گئے یعنی خاص طور پر ایسی تمغیوں میں لکھنے یا ختم کر کے ان کے ذریعہ سے عملی کارنامہ ہو گیا تھا اور ان کے قدم ترقی میں آتے ہی آتے چلے چھٹ دینے سے کوئی اولاد نہ ظرافت شادہ ہے جس اس کا مکاشفہ میں اس کے بعد بادہ کے مذکورہ کو لیا گیا ہے اور بادہ صلح موعود کے بارہ چھپنے ہی اور بادہ قبیلوں سے مروان کے بارہ خاندان ہیں۔

اس میں بھی اسرائیل کے بارہ قبیلوں سے زاد مشابہت کو اپنا نشانہ ہے۔ اور پڑوں سے مراد ان کی بیٹی کے کام ہیں جن سے ذبیہ نضایا نے والی ہیں۔ یہاں خدا تعالیٰ کے عجائبات محنت ہیں سے ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سب سے پہلے جن سے بنی اسرائیل کے پٹے پہلے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بھی بارہ بیٹے تھے جن سے بارہ خاندان پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیل اور حمیرہ صلح موجود کے تیرہ بیٹے ہیں جن میں سے ایک نور حضرت کے ہوتے ہیں ان کے حصہ میں لیا گیا اور باقی بارہ روبرو مبارک سے تشریف کے حصہ میں آئے۔ اگر صرف بارہ ہی ہوتے اور وہ سب پیش گوئی میں روبرو کے حصہ میں آجاتے تو سرخستان کی چھوٹیں ہلکے محروم رہتی۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس محنت کی وجہ سے بارہ کی بجائے تیرہ بیٹے دے دیے تاہم ذوق فرحت محدود ہے۔

پہلے بیٹے یعنی محروم روبرو کا یہ اولاد دینا کی قوموں کی شفا کا باعث ہوگی۔ خود حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ اب خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے میرے خاندان کو نضایا ہے ان کے ذریعہ سے ان زوروں کو جو مجھے دبوچ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے کناروں تک پھیلانے کا یہ ایک معجزہ فرمایا ہے۔

تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ صلح موجود اولاد کے ذریعہ سے پورا کر دیا۔ اور اسے بھی اس قدر ترسوا دیں بیٹے دینے کہ وہ اس سے کم نہ رہے مگر ان سے ایک نہاد بھی عطا کر کے دوسری فرقت کی ضرورت کو پورا کر دیا۔ اس نے اپنی خاص مصلحت کے تحت بارہ بیٹوں میں ایک کا اضافہ کر دیا تاکہ ہجرت کے بعد سرخستان میں رہنے والا جماعت کا حصہ اس بارہ کی اولاد کی رعایت سے محروم نہ رہے اور وہ بھی نئے پریشانی باقی دنیا والوں کی طرح اس سے بے غم و غما نہ رہے۔ اور سارے بیٹوں کے روبرو مبارک کے حصہ میں آجائے۔ سو ان تیرہ میں سے ایک کا دیا ان اور سرخستان کے حصہ میں لیا اور باقی بارہ روبرو مبارک کے حصہ میں آکر شرف اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہو گیا۔

۱۵ اور جو منافق کے مکارانہ میں خلافت اور اس کے نظام کے داعی ہوتے کا ذکر بھی آیا ہے لکھا ہے کہ

”پہلو خست نہ ہوگی اور خدا اور دنیا کا تخت اس شہری ہوگا اور اس کے بندے اس کی عبادت کریں اور وہ اس کا منہ دیکھیں گے اور ان کا نام ان کے ناموں پر رکھا جائے۔“

ہوگا اور پھر اس نہ ہوگی اور وہ چرخ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خداوند خدا ان کو روشن کرے گا اور وہ اب الہ آباد میں رہا کرے گی۔“

۱۶ مکارانہ ص ۱۱۷

حضرت مسیح موجود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

”مکارانہ سے وہ دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور ان کو آنا ہمارے لئے بہتر ہے۔“

۱۷ یہ کہ وہ داعی ہے جن کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“

(۱۸) علامہ ازہبی مکارانہ میں لکھتے ہیں مصلح موعود کی خاص توفیق کا بھی نمایاں ذکر موجود ہے لکھا ہے

”مخفی میں سے یہ آواز آئی کہ۔ اسے اس سے دور کرنے والی بندو خواہ مجھ سے ہو خواہ تم سے نہ ہو۔ تم سب ہمارے خدا کی حمد کرو پھر میں نے بڑی جمعیت کا سعی آواز اور دور کے پانی کی سعی آواز اور سخت گرجوں کی سعی آواز سنی کہ جلا باہ اس کے کہ خداوند ہمارا خداوند مطلق بادشاہی کرتا ہے آرزو خوشی کریں اور نہایت شگفتا

ہوں اور اس کی حمد کریں اس لئے کہ بڑے کی شادمانی پہنچی اور اس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا اور اس کی چھکداس اور سات جین کو تائی کی پڑا پینے کا اختیار دیا گیا کیونکہ ہمیں کئی پکڑنے سے منع کر لوگوں کی ہمت تازی کے کام مراد ہیں۔ اور اس نے مجھ سے کہا لکھو۔ مبارک ہیں وہ جو بڑے کی شادی کو نضایت میں لائے گئے ہیں پھر ان سے مجھ سے کہا کہ یہ خدا کی بھی باتیں ہیں۔“

۱۹ مکارانہ ص ۱۱۷

جب کہ اس نے اپراشاہ کیا تھا ہوگی سے مراد شہر ہے۔ چنانچہ خود اس کتب میں بھی جاتا گیا ہے اور اسے مشورہ میں منتقل کر آیا ہوں شادی سے مراد غیر معمولی چٹھا اور شہر ہے جبکہ بول و غیرہ ہوتی ہے۔ بڑے یعنی مصلح موعود کی پچیس سال سلور چوبی تو تادیاں میں ہوگی ہے یہاں جس خوشی کا ذکر ہے اس کا تعلق شہر یثیم یعنی دارالہجرت سے ہے اور وہ چاکس سا لگوں جو بی بی ہے۔

مکارانہ کے آخر میں لکھا ہے کہ فرشتے نے مجھ سے کہا کہ

۲۰ ”اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی غلام رسول صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا دسیم صاحب ازہبی نے شفقت عظیم فرمودہ کا نام حضرت غلام محمد الدین تجرید فرمایا ہے۔“

۲۱ ”اباب دعا زاین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمودہ کی نیک صالح اور خدام دین جہاں آئیں۔“

۲۲ ”فاسک ریح فلام نبی متعلم۔“

۲۳ ”۱۰ ہجرت میں اس میں صاحب کہ خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔“

۲۴ ”عسریٰ فرمودہ کا نام۔“

۲۵ ”قر العارین تجرید کیا گیا۔“

۲۶ ”اجاب عزیز کی درازی مکرار نیک صالح اور خدام دین بننے کے لئے دعا فرمائی۔“

۲۷ ”ایڈمیسٹر بدیں“

”اس کتاب کی ثبوت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھنا کیونکہ وقت نڈایک ہے۔“

۲۸ ”سو اس کے مطابق خدا تعالیٰ کی قبل از وقت بتائی ہوئی باتیں بڑی آب ذلاب سے پوری ہوئیں اور ہر وہی ہیں اور ہر وہی تیں۔ خدا تعالیٰ نے وقت پر محضرت مسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اس کے بعد یثیم ضرورت سے مطابق حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کو کھلا کر دیا۔ اور پھر آپ نے بعد مصلح موعود کو بھی پیدا کیا اور وہی برفی خروں کے ہیں مطابق اس کے ذوق سے ہجرت ہوئی۔ اور دارالہجرت نسیا یرتیم یعنی رومہ حساب کر آد ہوا۔ اور سلسلہ کا نسیا مرکز اس کے ذریعہ قائم ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لایا ہوا مشن پھر سے دنیا کی ہدایت کے لئے از سر سے نو کام کرنے لگا۔ اور خدا تعالیٰ کی باتیں پوری شان کے ساتھ پوری ہوئیں اس کا سبب لڑکا اور دنیا کی ہدایت کے لئے مشن راہ بنا۔ ناظر ملاحظہ فرمائیں۔“

۲۹ ”حاکم صاحب اہم تا دیانی“

**جماعت کے ہر فرد سے وعدہ لیا جائے**

اگر جماعت کے تمام افراد اپنے ذائقوں کو ادا کرتے تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ موعودہ تحسیر کی تہ و قعر دم کہتے ہیں پانچ چھ لاکھ تک نہ پہنچے ماق۔ لیکن بات یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد سے وعدہ نہیں لیا جاتا۔ اگر جماعت کے ہر فرد اور عورت جوان بزرگ سے وعدے لئے جائیں تو قیامتوں کی تحسیر کی ہدایت کے وعدے موجود وعدے سے ڈگنے ننگے ہر سبب۔ اور اگر ایک چھوٹے فریم اپنے کام کو بہت کچھ دیکھ کر کہے ہیں۔

دارشاد کا حصہ ناسمعت المصلح الموعود علیہ السلام (۱)

حضرت ابید اللہ بنصرہ السبزی کہ منہ وہ بالارشاہ کا روشنی میں اسباب جماعت اپنے فریقوں کو ادا کرنے کی کوشش فرمادیں۔

دیکھیں انسان کی تحریک عہدہ تادیاں

**ولادتیں**

۱۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی غلام رسول صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا دسیم صاحب ازہبی نے شفقت عظیم فرمودہ کا نام حضرت غلام محمد الدین تجرید فرمایا ہے۔

۲۔ اباب دعا زاین۔ اللہ تعالیٰ نے فرمودہ کی نیک صالح اور خدام دین جہاں آئیں۔

۳۔ فاسک ریح فلام نبی متعلم۔

۴۔ ۱۰ ہجرت میں اس میں صاحب کہ خدا تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔

۵۔ عسریٰ فرمودہ کا نام۔

۶۔ قر العارین تجرید کیا گیا۔

۷۔ اجاب عزیز کی درازی مکرار نیک صالح اور خدام دین بننے کے لئے دعا فرمائی۔

۸۔ ایڈمیسٹر بدیں

۱۔ ”مکارانہ سے وہ دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور ان کو آنا ہمارے لئے بہتر ہے۔“

۲۔ ”یہ کہ وہ داعی ہے جن کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔“

۳۔ (۱۸) علامہ ازہبی مکارانہ میں لکھتے ہیں مصلح موعود کی خاص توفیق کا بھی نمایاں ذکر موجود ہے لکھا ہے

”مخفی میں سے یہ آواز آئی کہ۔ اسے اس سے دور کرنے والی بندو خواہ مجھ سے ہو خواہ تم سے نہ ہو۔ تم سب ہمارے خدا کی حمد کرو پھر میں نے بڑی جمعیت کا سعی آواز اور دور کے پانی کی سعی آواز اور سخت گرجوں کی سعی آواز سنی کہ جلا باہ اس کے کہ خداوند ہمارا خداوند مطلق بادشاہی کرتا ہے آرزو خوشی کریں اور نہایت شگفتا

میں بھی اسرائیل کے بارہ قبیلوں سے زاد مشابہت کو اپنا نشانہ ہے۔ اور پڑوں سے مراد ان کی بیٹی کے کام ہیں جن سے ذبیہ نضایا نے والی ہیں۔ یہاں خدا تعالیٰ کے عجائبات محنت ہیں سے ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سب سے پہلے جن سے بنی اسرائیل کے پٹے پہلے ہیں اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بھی بارہ بیٹے تھے جن سے بارہ خاندان پیدا ہوئے۔ حضرت اسماعیل اور حمیرہ صلح موجود کے تیرہ بیٹے ہیں جن میں سے ایک نور حضرت کے ہوتے ہیں ان کے حصہ میں لیا گیا اور باقی بارہ روبرو مبارک سے تشریف کے حصہ میں آئے۔ اگر صرف بارہ ہی ہوتے اور وہ سب پیش گوئی میں روبرو کے حصہ میں آجاتے تو سرخستان کی چھوٹیں ہلکے محروم رہتی۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس محنت کی وجہ سے بارہ کی بجائے تیرہ بیٹے دے دیے تاہم ذوق فرحت محدود ہے۔

پہلے بیٹے یعنی محروم روبرو کا یہ اولاد دینا کی قوموں کی شفا کا باعث ہوگی۔ خود حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے کہ اب خدا تعالیٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے میرے خاندان کو نضایا ہے ان کے ذریعہ سے ان زوروں کو جو مجھے دبوچ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے کناروں تک پھیلانے کا یہ ایک معجزہ فرمایا ہے۔



# دفتر اربین قادیان

## خلاصہ رپورٹ کارگزاری از یکم جنوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء

مرتبہ رپورٹ میں زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے محمد احمدیہ قادیان میں ۲۱۷ دوست باہر سے تشریف لائے۔ نمازین میں سیکرٹری افسران اور اعلیٰ تعلیم یافتہ موزن شہری اور بہت سی قادیان میں آنے والی خیر خواہ خواتین تھیں۔ زیارتین کی غالب اکثریت مندر اور سکروہ منزل پر مشتمل تھی۔ دفتر اربین کا عملہ آئے واسے احباب کو بااختصار اسلام و احسنیت کی تعلیمات سے روشناس کرانا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے دعوت کا ذکر کرنا ہے۔ بعد ازاں نمازین کے ہمراہ مکرر مقامات مقدسہ کی زیارت کو آتا ہے۔ انہی پر مطالعہ کرتے آئے ان کی خدمت میں مناسب اردو - ہندی - گورکھی اور انگریزی میں چھوٹے لٹریچر پیش کیا جاتا ہے۔ عرصہ مزید رپورٹ میں ۶۵ کتب و ٹریچٹ دفتر اربین نے مطالعہ کے لئے تقسیم کئے۔ اس میں دو تعداد مثلاً، نہیں ہے۔ یونان لٹریچر صاحبان کی کتابت کے لئے اور مہمان خانہ میں تشریف لانے والے موزنوں کی خدمت میں براہ راست تعدادت دعوت و تبلیغ کی طرف سے لٹریچر کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ نمازین میں سے جو دوست مسافر کی دریافت کرتے ہیں۔ یا ان کو امتحان برتا ہے ان کو تسلی بخش جواب دیا جاتا ہے۔ مذاقے کے بغیر سے مسافر تبلیغ کے اثرات میں مدد و دفتر اربین کے قیام سے احسن طور پر انجام پاتا ہے۔ یہی ناغہ نظر علی ذائقہ

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

### اخبار بدر

## یہ آپ کا اپنا اخبار ہے اور مرکز سلسلہ کی آواز ہے

اخبار بدر آپ کا اپنا اخبار اور مرکز کی آواز ہے۔ جسے فروغ دینا اور اس کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کرنا ہر جمعی کا فرض ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحبت و عنایت اور بزرگان سلسلہ کی خیریت اور احباب جامعہ کے حالات سے باخبر رکھنا ہے۔ اس میں حضور ایدہ انصاری کے پر معارف خطبات و واردات اور علماء سلسلہ کے علمی تحقیقی اور روحانی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس میں مدد انجمن احادیہ و نظارتوں کے مفردی اطلاعات شائع کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ اخبار بدر اور بہت سی مفید باتوں کا حامل ہوتا ہے۔ اس لئے ہر جامعہ میں اخبار بدر پہنچانا مفردی سے تاکہ جو عقیدوں اور افراد میں اخبار بدر کے ذریعہ مرکز اور سلسلہ سے زیادہ وابستگی پیدا ہو۔ اخبار بدر کا سلاہ نہ چننا مسات روپے جسے جو پیش ہوا خواہد کے مقابل پر برائے نام ہے۔

بمخبر اخبار بدر

## تبلیغی لٹریچر

چھ مہینوں دوران سال میں سیرت النبیؐ پیشوا ابان مذاہب اور دیگر تبلیغی و تربیتی پبلک جیسے منفقہ کرتی ہیں۔ ماہ سنہ اور ماہ اکتوبر میں ہفت ہائے تبلیغ بھی منافی ہیں۔ ایسے مواقع پر سیکرٹریان تبلیغ کو چاہیئے۔ ۱۵ روز قبل اخبارت دعوت و تبلیغ قادیان کو لکھ کر مفردی اردو - ہندی - گورکھی - انگریزی زبانوں میں مناسب لٹریچر گوا لیا کریں۔ تاکہ جلسوں کے اختتام پر موزن حاضرین کی خدمت میں مطالعہ کے لئے روحانی لٹریچر بھی پیش کیا جاسکے۔ نیز دوستوں کی تقاضا یہ بھی شمولیت کے موقعوں پر۔ اور ایسے دوست و احباب سے ملاقات کے لئے مہاتے وقت اور سفر میں بھی لٹریچر سادہ رکھنا چاہیئے۔ اور تبلیغی گفتگو کے علاوہ ان کی خدمت میں کوئی نیا ٹریچر یا ٹریچٹ بھی پیش کر دیا جائے۔ تاکہ کسی فارغ وقت میں وہ اس لٹریچر کو مطالعہ کریں۔ اور ایسا کرنا مفید نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ اس لئے جامعوں کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور لٹریچر کے ذریعہ تبلیغی مواقع سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## تقریب نکاح و رخصت نامہ

ادعوم مولیٰ نیدلن صاحب نیکل سینڈ منظر پور بہار

تاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۶۵ء عجمی رات احمدیہ بنگلہ کھانگ پور سٹی محکم مسعود علی صاحب ابن محکم جناب صاحب علی صاحب کھانگ محترم عزیز خان صاحبہ محترمہ محکم ڈاکٹر نبی اللہ خان صاحب محرم کے ساتھ پڑھا گیا۔ ہر چار ہزار روپیہ سہارا پڑا اور اعلان نکاح فاکس کرنے کیا گیا۔ سارے غفلت سے آن کریم اور امیادت کی روشنی میں پڑھنے ہوئے یہاں پہری کے تعلقات اور حقائق و ذرائع بیان کئے۔ محکم حاد علی صاحب کے زمانہ احمدیہ کا کچھ برہ پرہ سے برات ایک ہی اور ایک سب سے روانہ ہو کر احمدیہ بنگلہ کھانگ نبی نیکان خانی کے بعد برات اور مدعوین کو کھانا کھانا شہر کے مسلم و غیر مسلم موزن نے شرکت فرمائی۔ ۵۰۰ روپے جمع رخصت نامہ بنا۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو برائے خیر و رحمت و برکت اور شرف شرات حشر بنائے۔ آمین۔ اس مبارک موقع پر محکم حاد علی صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل ہدایات میں چندہ ادا کیا گیا۔

- شکرانہ نقد - اعانت پور
- ۲۱۰ - جوامع اللہ احمدیہ انجمن
- ۱۰۰ - ناکس اردو اعلیٰ تعلیم سلسلہ نالیہ احمدیہ

## کتاب سلسلہ کا امتحان

مختار لکھنؤ تعلیم و تربیت

ہی کہیں ازین مفسر ان ہجرت ہے کہ احباب ہر وقت کی دعا و کیفیت بڑھانے کے لئے حسب سابق کتاب سے تعلیم و تربیت کی ذمت۔ اس سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب نیکو شایگانہ شعلہ کا جائزہ دینا چاہیئے۔ دو سالوں و مہینوں

تاریخ ۳۰ مئی ۱۹۶۵ء

۱۔ دیکھ گیا ہے احباب اس کے لئے اچھی طرح تیار کریں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر روحانی استفادہ کریں۔

## دعاے منفعت

محکم ماہ بہار صاحب دکن ہند پرنٹ جماعت احمدیہ کشمیر دیکھ لیا۔ موزن و درگروہ ہمارا کہ مراد ہمارا پرنٹ کی دونات مانگے۔ ان کے دونات اپرا موزنوں۔ مراد اس علاقہ میں ایک مبلغ تمام دیتے ہے۔ یہی یاد رہا ہماری میں اپنے خیر خواہی رشتہ داروں اور دوستوں کی جان کی ہمارا پرکسی کے لئے آتے انکے لئے مراد کے درو زبان یا الفا جا ہوتے۔ کہ خدا تعالیٰ کا پیارا بیٹا آ گیا ہے۔ ان لوگوں میں اپنا ذمہ ادا کر چلا ہوں۔ مراد کے وفات جماعت کشمیر رہ کے لئے نعمت مدد و شفقت اللہ تعالیٰ ان کو خیر رحمت کرے اور جماعت کی کمی کو بہتر رنگ میں پورا کرے۔ ربیعہ امجد اللہ علیہ السلام

# وصایا

نوٹ۔ وصایا شغوری سے قبل اس نے شاخ کی مافی میں اگر کسی شخص کو وصیت کے متعلق کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو مجلس کار پر درج ہستی متبرکہ کر اس کی اطلاع دے۔  
سیکریٹری ہستی متبرکہ قادیان

**نمبر ۱۳۵۸ھ** میری زہرہ بی زوجہ ام کلثوم صاحبہ قوم احمدیہ ہمیشہ خانہ ماری عمر ۲۷ سال تاریخ ہیبت ۱۹/۵/۲۰ سال کننا زور۔ ڈاکخانہ ذکا نور علی کننا زور۔ حدیث کراہت باطنی پریش و حواس با جبر واکراہ آج تاریخ ۱۹/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری صاحبہ بیژاد اس وقت حسب ذیل ہے۔  
۱) ہوش نے اپنے شوہر سے وصول کر لیا تھا جس کا زور بہنو الیہا میرا ہے۔ اور جو ۱۰۰/۱۰۰ روپے کا ہے وہ جین صوریہ (پتلا) ۱۲) ہارٹائی ڈاکنج تولیٹ ۱۰۰/۵۰ روپے ۱۳) ہارٹائی ڈاکنج تولیٹ ۱۰۰/۵۰ روپے ۱۴) ہارٹائی ڈاکنج تولیٹ سات سو روپے ۱۵) کلپ طلائق وزنی نصف تولیٹ پچاس روپے ۱۶) کانٹے طلائق وزنی ایک تولیٹ ایک سو روپے ۱۷) اپنے مذکورہ بالا ذیورات کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو باقی بچا وہ میری ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ایک حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔ علاوہ ان چیزوں کے اپنے شوہر کی وصیت سے ۵۰/۵۰ روپے ہمارا حبیہ خیر علیہ ہے جس کے بھی ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ دوسرا نصف منالک انت السمیع العلیم۔

الامت۔ ذرہ بی مرصیہ۔ گواہ شد کے ہی محمود صاحب ولد عبدالقادر صاحب کننا زور۔  
**نمبر ۱۳۵۹ھ** میری صاحبہ ام کلثوم صاحبہ ولد احمدیہ ہمیشہ خانہ ماری عمر ۳۷ سال تاریخ ہیبت ۲۵/۱۰/۲۰ سال کننا زور۔ ڈاکخانہ ذکا نور علی کننا زور۔ حدیث کراہت باطنی پریش و حواس با جبر واکراہ آج تاریخ ۱۹/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔  
میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

۱) ہارٹائی ڈاکنج تولیٹ ۱۰۰/۵۰ روپے ۲) کانٹے طلائق وزنی ایک تولیٹ ایک سو روپے ۳) چوڑیاں طلاق چسپارہ خود وزنی سات سو روپے ۴) تولیٹ ۵۰/۵۰ روپے ۵) انگوٹھی طلائق وزنی تین ماٹریٹ ۲۵/۲۵ روپے ۶) حق جین صوریہ ہے جس کا ایک حصہ میرے شوہر کے ذمہ واجب الاطلاق ہے۔ یہ اپنی تمام مذکورہ بالا جائیداد کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ایک حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔

مجھے اپنے شوہر کی طرف سے بیٹے پاکیزہ دیہا ہمارا حبیہ خیر علیہ ہے جس کے بھی ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ دوسرا نصف منالک انت السمیع العلیم۔  
الامت سے کسی زلیخا مرصیہ۔ گواہ شد کے ہی محمود صاحب ولد عبدالقادر صاحب ساکن کننا زور ۱۹/۵/۲۰ گواہ شدہ ابن عبدالرحیم صاحب واری حمزہ صاحب

**نمبر ۱۳۵۴ھ** میری صاحبہ شہزادہ گلگاہی ولد مولوی محمد محمد صاحب گلگاہی قوم ہندی ہشتنگا علی ملازمت عمر ۳۷ سال تاریخ ہیبت پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلگاہی صوبہ ہندوستان ہوش و حواس با جبر واکراہ آج تاریخ ۱۹/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔  
میری اس وقت کوئی جائیداد ہستی متبرکہ یا غیر متبرکہ نہیں ہے۔  
میری ہمارا اولاد عبدالصورت خزاہ ۵/۵/۲۰ روپے ہمارا ہے۔ یہ اس کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد ہا جبر واکراہ اور نوٹش وفات جائیداد پر بھی جاری ہوں گی۔ دوسرا نصف منالک انت السمیع العلیم

العبد عبدالرشید گلگاہی ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین ولد تاجی محمد عثمان صاحب مرحوم یادگیر ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ سید محمد الطیف صاحب ولد سید محمد عبدالغنی صاحب یادگیر ۲/۵/۲۰

**نمبر ۱۳۵۴ھ** میری صاحبہ شہزادہ گلگاہی صاحبہ قوم احمدیہ پیشہ خمارت عمر ۳۷ سال تاریخ ہیبت ۱۹/۵/۲۰ سال یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلگاہی صوبہ ہندوستان ہوش و حواس با جبر واکراہ آج تاریخ ۱۹/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میری آمد بھارت خمارت ہمارا ۲۰/۲۰ روپے ہے جس کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہ وصیت میری آئندہ آمد ہا جبر واکراہ اور نوٹش وفات جسٹیا دیہا ہمارا جاری ہوگی۔ دوسرا نصف منالک انت

السمیع العلیم۔ العبد عبدالرحمن شہزادہ شہزادہ گلگاہی صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب ولد سید محمد عبدالغنی صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰

۱) ایک مکان برائے محلہ کلاں پتہ یادگیر میں واقع ہے جس کا رقمہ اندازاً ۱۰۰ روپے ہے۔ اس کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ایک حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔ میرا گوارہ ہمارا آمد پر ہے جو عدوت خزاہ ۵/۵/۲۰ روپے ہمارا ہے۔ یہ اس کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ دوسرا نصف منالک انت السمیع العلیم۔

العبد عبدالغنی صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰

اس وقت میری اپنی جائیداد ایک مکان ہے جس کی اس وقت اندازاً قیمت بیس سو روپے ہے جس کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور یہ اقتدار کرتی ہوں کہ یہ روپہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا۔ اور اگر اس اپنی زندگی میں یہ سوال ختم ہوا تو اس کو حق صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ہوگا کہ تاوانی رنگ سے وصول کرے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری آمد کوئی جائیداد نہیں ہے اور میرا گوارہ میرے لاکوں کی آمد سے ہوتا ہے۔ یہ خود لوٹھا اور ضعیف ہوں لیکن اس کے علاوہ بھی میرے مرنے کے بعد زندگی میں کوئی جائیداد ہو تو اس پر بھی یہ وصیت جاری ہوگی۔ مکان کا حدود دروازہ شرقی وکان میدا لوز پوزو بجاغری پختہ سرنگ سبزی ہمارا مستحق مکان محمد حسن و ملحقہ مکان عبدالرزاق زور پٹا شمالی پختہ سرنگ۔ العبد نئے میاں ساکن امرودہ گواہ شد

نمبر احمد صاحب برید ڈاکخانہ ۱۳/۵/۲۰ گواہ شد  
جماعت احمدیہ امرودہ ارشد اور تعلیم خود ساکن امرودہ

**نمبر ۱۳۵۹ھ** میری صاحبہ شہزادہ گلگاہی ولد مولوی محمد صاحب گلگاہی قوم احمدیہ پیشہ خانگی ملازمت عمر ۳۷ سال تاریخ ہیبت پیدائشی احمدی ساکن حال یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلگاہی صوبہ ہندوستان ہوش و حواس با جبر واکراہ آج تاریخ ۱۹/۵/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔  
میری صاحبہ بیژاد اس وقت حسب ذیل ہے ۱) ایک مکان داخلہ عمل اسٹیشن یادگیر جس کا رقمہ اندازاً ۶۰ روپے ہے۔ اس کے ایک حصہ کی مالک ہوں گی اس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپے ہے۔ لیکن اس پر بیٹے ہا جبر واکراہ ہے اس کے ایک حصہ کی قیمت ۵۰/۵۰ روپے (۲) گھڑی تین۔ ۱۰۰/۱۰۰ روپے (۳) ویسٹ قیمت ۲۰۰/۵۰ گوارہ خزاہ ہمارا قیمت ۱۰۰/۱۰۰ روپے۔

یہ اس تمام جائیداد کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ایک حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔  
میرا گوارہ ہمارا آمد پر ہے جو اس وقت بیس سو روپے ہمارا ہے۔ یہ اس کے ایک حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ دوسرا نصف منالک انت السمیع العلیم۔ العبد عبدالغنی صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰ گواہ شدہ لیدرین صاحب قلم ۲/۵/۲۰

نمبر و کتابت کرتے وقت خسر پیدائشی میری حوالہ فزور و یادگیر تاکراس کی تعلیم میں خیر نہ ہو۔ (خیر بلدا)



